

22449 - تجارتی سامان کو ہی زکاة کی مد میں دینے پر کوئی حرج نہیں ہے

سوال

میری کھانے پینے کی چیزوں کی دکان ہے اور اس میں تقریباً پچاس ہزار دینار کا مال موجود ہے، میرے ذمے 20 ہزار دینار قرض بھی ہے، دکان میں موجود مال کی زکاة اس وقت فرض ہو چکی ہے، تو میں زکاة کیسے ادا کروں کیونکہ دکان میں نقدی رقم تو بہت معمولی سی ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جس پر زکاة واجب ہوتی ہے لیکن ساتھ میں اس پر قرض بھی ہو تو ایسے شخص پر زکاة فرض ہونے کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہے کہ قرضے کے برابر مال میں زکاة ہو گی یا نہیں؟

تو راجح بات یہی ہے کہ زکاة فرض ہونے کیلئے قرضہ رکاوٹ نہیں بنتا؛ لہذا اس بنا پر آپ اپنی دکان میں سال پورا ہونے کے بعد موجودہ سامان دیکھیں اور پورے سامان میں سے زکاة ادا کر دیں، سامان کی مقدار میں سے قرضے کی رقم منہا مت کریں۔

مزید کیلیے آپ سوال نمبر: (22426) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

دوم:

یہ مسئلہ کہ زکاة ادا کرنے کیلیے آپ کے پاس نقدی رقم نہیں ہے، تو ایسی صورت میں تجارتی سامان کی زکاة کیلیے اسی سامان کو بطور زکاة ادا کرنا جائز ہے۔

چنانچہ اس بنا پر اگر آپ کے پاس نقدی رقم نہیں ہے، تو آپ دکان میں موجود مال کی صورت میں بھی زکاة ادا کر سکتے ہیں، اس طرح ان شاء اللہ آپ کی زکاة ادا ہو جائے گی، واضح رہے کہ زکاة واجب ہونے کے بعد اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔

مزید کیلیے آپ سوال نمبر: (13981) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"سامان تجارت کی زکاة اسی سامان میں سے ادا کرنا جائز ہے"

"الاختیارات" صفحہ: 101

اسی طرح شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"کیا بیچنے کیلئے رکھے گئے کپڑے میں سے زکاة ادا کرنا جائز ہے؟"

اس پر انہوں نے جواب دیا:

"علمائے کرام کے صحیح ترین موقف کے مطابق جائز ہے، اچھے کپڑے کی زکاة اچھے کپڑے میں سے دی جائے

اور اسی طرح جو ہلکا کپڑا ہو اس کی زکاة اسی قیمت والے کپڑے سے دی جا سکتی ہے، اس دوران اس بات کا

خصوصی خیال رہے کہ آپ اس طرح سے زکاة ادا کریں کہ آپ کو زکاة کی ادائیگی سے بری الذمہ ہونے کا یقین ہو

جائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ زکاة اصل میں مالدار لوگوں کی جانب سے غریبوں کے دکھ بانٹنے کیلئے ہوتی ہے،

تو اس طرح کپڑے کی زکاة کپڑے سے ادا ہو سکتی ہے، جس طرح اناج، کھجور اور وہ جانور جن میں زکاة واجب

ہوتی ہے ان تمام چیزوں کی زکاة انہی چیزوں سے ادا کی جاتی ہے" انتہی

"فتاویٰ شیخ ابن باز" (14/253)

واللہ اعلم .